تقویٰ

تقویٰ کے معانی : ا۔وقٰی ،یقی۔بچنا۔جب کسی کے پاؤں کے نیچے کوئی زخم ہو یا پھوڑا ہو اور وہ اس کو بچا کر چلے اس کو وقٰی کہتے ہیں۔

۲۔وَ قَا یاً۔ڈھال۔یعنی اللہ تعالیٰ کو گناہوں سے بچنے کیلئے ڈھال بنا لینا۔اور اسی کے حکموں پر چلتے ہوئے اسی کی پناہ میں آجانا۔

جیسا کہ فرمایا

وَاِمَّا یَنۡزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیۡطَانِ نَزۡغ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰہِ۔اِنَّہٗ سَمِیۡع عَلِیۡم۔

اور تمہیں شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ پہنچے تو اللہ کی پناہ مانگ۔یقیناً وہ بہت سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔

تو ہر شیطانی حملہ کے وقت خدا تعالیٰ کی پناہ میں آنا ہی تقوی ہے۔

۳۔ایک معانی اللہ کا ڈر اور خوف بھی ہیں جس سے مراد یہی ہے کہ اللہ کی نافرمانی کرنے سے ڈرو کیونکہ اگر اس نے شیطان کے مقابلے میں تمہاری ڈھال بننے اور تمہاری مدد کرنے سے انکار کر دیا تو تمہارا کیا حال ہوگا۔مکمل طور پر شیطان کے قبضہ میں چلے جاؤ گے۔

۴۔حضرت علیؓ سے کسی نے تقوی کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ تقوی کو اس مثال سے سمجھنا چاہئے۔جیسے کوئی شخص جنگل میں سے گزررہا ہو جہاں چاروں طرف خار دار جھاڑ یا ں ہوں تو اس ڈر سے کہ کہیں اس کے کپڑے ان جھاڑیوں میں الجھ نہ جائیں وہ اپنے کپڑوں کو اٹھا کر اور سمیٹ کر بڑی احتیاط کے ساتھ چلتا ہے۔

تو گویا اس دنیا میں اس طرح زندگی گزارنا کہ دنیا میں چاروں طرف بکھرے ہوئے گند سے اپنے دامن کو پاک رکھنے کے لئے پھونک پھونک کر قدم رکھنا۔یہی تقوی ہے۔

۵۔

پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے شروع ہی میں متقیوں کی بعض علامات بیان فرمائی ہیں۔فرمایا

ذالک الکتاب لا ریب فیہ۔ھدیً للمتقین الذین یومنون با لغیب و یقیمون الصلوۃ۔و مما رزقنٰھم ینفقون۔

اگر قرآن سے ھدایت حا صل کرنی ہے تو متقی ہونا ضروری ہے اور متقی ہونے کے لئے جو بنیادی شرائط بیان فرمائی ہیں ہو یہ ہیں کہ غیب پر ایمان ، یعنی خدائے واحد و لا شریک پر ایمان لانا اور یہ وہی مضمون ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہی ڈھال بنایا جائے۔

پھر نماز کا قیام ہے جس کے بارے میں فرمایا ہے کہ۔تنھٰی عن الفحشاء والمنکر۔توگویا نماز بھی برائی اور بے حیائی کے خلاف ایک ڈھال ہے۔جس کو اختیار کرنا ضروری ہے۔

پھر تیسرے نمبر پر انفاق فی سبیل اللہ ہے جو مال کو پاک کرنے کا ذریعہ ہے اور اس کے ذریعہ سے انسان پر سے مصیبتیں اور بلائیں ٹلتی ہیں۔

اس کے علاوہ اور بہت سی شرائط تقویٰ کی ہیں۔مثلاً روزے کی فرضیت میں فرمایا۔لعلکم تتقون روزے اس لئے ہیں تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو

تو یہ سب وہ باتیں ہیں جو تقویٰ کی طرف لے کر جاتی ہیں اور تقویٰ کی راہ آسان کرتی ہیں۔اور یہی اختصار کے ساتھ اس کے معانی ہیں۔

لیکن تقویٰ کا مفہوم اس جگہ ختم نہیں ہوتا بلکہ قرآن کریم نے اس مضمون پر مزید روشنی ڈالی ہے۔اور بڑی وضاحت کے ساتھ متقیوں کی علامات بیان فرمائی ہیں اور متقی بن جانے کے بعد ملنے والے انعامات کا بھی ذکر فرمایا ہے ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول اپنی کتاب حقائق الفرقان میں فرماتے ہیں۔